

سالانہ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ (۸/۳)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نورافشاں

پروفیسر محمد اسمٰعیل ایم - اے | ایڈیٹر انچیف
۴۲ - وارث روڈ لاہور

پادری غلام مسیح صاحب | اسسٹنٹ ایڈیٹر
میکلوڈ روڈ - لاہور

پادری ڈبلیو - جے کلارک صاحب | مینیجر
ایم - اے - ایمپرس روڈ - لاہور

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر وغیرہ بنام مینیجر صاحب ہونا چاہئے تمام مضامین و اشتہارات وغیرہ برائے اندراج کاغذ کے ایک طرف تحریر کر کے بنام ایڈیٹرز ارسال فرماکر ممنون فرمائیں +

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۴۵	ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے - ۲ - اکتوبر ۱۹۲۵ء	نمبر ۴۰

لائل پور چرچ پلپٹ

سمسون اور اسکی شکست

قاضیوں ۱۶: ۱-۲۷ - سند ۲۰/۱۶

پچھلے سبت کو ہم نے دیکھا تھا کہ ادھورے دل کی مخصوصیت کا انجام کیسا ہوتا ہے۔ ساؤل ایک خاص مہم پر بھیجا گیا جسے اُس نے وفاداری کے ساتھ نہیں نبھایا - جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عمالیقی خار قوم اسرائیل کے پہلو میں ہمیشہ چبھتا رہا اور محض زبان کے مزے اور موٹے تازے مینڈھوں کے کباب کی ہوس نے خدا کے مقصد کو پورا نہ ہونے دیا۔ آج ایک اور مخصوص شدہ زندگی کی بیوفائی کی ہولناک شکست پر غور کرینگے۔

سمسون ہر طرح سے غیر معمولی صفات کا شخص تھا - اُس کی پیدائش کی پیش خبری کے لئے ایک فرشتہ آیا تھا - مایوس ماں باپ کے ہاں پیدا ہُوا اور اُن کا چاہتا بیٹا بنا۔ شروع ہی سے نذیر تھا - اُس کے خوبصورت بال کبھی کاٹے نہیں گئے تھے چالیس برس کی فلسطیوں سے کچلی ہوئی قوم اسرائیل کی امید تھا - خدا کا خاص مخصوص شدہ آدمی جسکو اُس نے اپنی قوم کو نجات دینے کے لئے برپا کیا تھا وہ شہ زور اور قوی آدمی تھا -

اُس کی قوت کا بھید اس کے بدن کی بناوٹ نہیں تھا بلکہ **اوّل** خود قادر مطلق خدا اُس کی قوت اور زور تھا - خدا اس میں اپنی رُوح کے وسیلے بستا تھا - جب کبھی خاص کام کے لئے قوت درکار تھی خداوند کی رُوح اُس پر نازل ہوتی تھی - چنانچہ ہمارے سند کی آیت میں بھی درج ہے کہ وہ نہ جانتا تھا کہ خدا اُس سے چلا گیا تھا - یعنی اس سے پیشتر وہ اس کے ساتھ رہتا تھا۔

دوئم - اس کی قوت مخصوص شدہ شخص کی تھی - آپ کو معلوم ہو کہ وہ شخص دنیا میں سب سے زبردست اور موثر ہے جو اپنے سامنے ایک مقصد رکھتا اور اپنے آپ کو اُس مقصد کے لئے دے ڈالتا ہے - ایسا شخص خواہ نیک ہو یا شریر کیونکہ دیکھا گیا ہے مہاتما گاندھی ملک ہندوستان میں نہایت موثر شخص ہے - میں نے ہزاروں آدمیوں کی جماعتیں اُس کے قدموں پر بیٹھی ہوئیں اُس کے ایک ایک لفظ کو نہایت غور سے سُنتے ہوئے دیکھی ہیں - وہ محض ایک اشارے سے گروہوں کو ہلا سکتا ہے - اُس کی باتیں ایک سرے سے دوسرے سرے تک ہندوستان بھر میں تقریباً قانون مانی جاتی ہیں - کیوں وہ ایسا شخص ہے جس کے سامنے ایک مقصد ہے اور اُس کی ساری شخصیت اس مقصد کے لئے صرف ہوتی ہے - سمسون کی شہ زوری اُس میں تھی کہ وہ فلسطیوں کو مارنے کے لئے برپا ہُوا تھا اور اس کام کے لئے وہ صرف ہوتا تھا۔

ہر ایک مسیحی ایسا ہی مخصوص شدہ آدمی ہے - ایفسیوں ۲: ۹ میں درج ہے کہ "تم ایک برگزیدہ نسل شاہی کاہنوں کا فرقہ مقدس قوم اور ایسی امت ہو جو خدا کی خاص ملکیت ہے"۔ کلیسیا ایسے برگزیدہ لوگوں کی جماعت ہے - آپ کو معلوم ہے کہ خدا نے آپ کو برپا کیا ہے اور خاص حقوق بخشے ہیں - رُوحانی اور جسمانی برکات سے مالا مال کیا ہے کہ اپنی قوم کی گری ہوئی اور خستہ حالت کو بہتر کر سکیں - آپ کو تیار کیا کہ اپنے ہموطن ہندوستانی بھائیوں کو مذہبوں کی شیطان اور جہالت کی غلامی سے نجات

کی خوشخبری سناتیں۔ اب سوال یہ ہے کہ آپ اِس مقصد کو پورا کرنے میں کہاں تک مؤثر ہیں۔ کہاں تک یہ مقصد آپ کے سامنے ہے۔ کہاں تک آپ کا وقت۔ آپ کا زور۔ آپ کا علم۔ آپ کی طاقت۔ غرض آپ خود کہاں تک اِس کے لئے صرف ہوتے ہیں۔

سمسون اُس مقصد کو پورا نہ کر سکا جس کے لئے برپا کیا گیا تھا۔ اُس کے سامنے چند ایک آزمائشیں آگئیں جنکا وہ مغلوب ہوگیا۔ بھا وہ زبردست اور بہادر تھا مگر اُس نے بہت بُری **شکست** کھائی۔ اسکی آزمائش

اول اُس کا غرور اور شیخی تھی۔ وہ اپنے زور پر بہت فخر کرتا تھا۔ اُس کو یہاں تک اپنے اوپر بھروسہ ہوگیا تھا کہ وہ آزمائشوں سے کھیلتا تھا۔ چنانچہ جب اُس نے دلیلہ کو دو تین مختلف تجویزیں بتائیں جن سے اُس کی قوت زائل ہو جائے۔ وہ محض اپنے اوپر بھروسہ رکھکر آزمائشوں کو ہلکی بات سمجھے بیٹھا تھا۔ اُسے معلوم نہیں تھا کہ شیطان اسی غرور کے اُسترے کو لیکر اُس کے سارے بال کاٹ ڈالیگا۔ جس سے وہ بے کس اور بے بس ہو جائیگا۔ بہت سے نادان مسیحی آزمائشوں کو ہلکی سی باتیں سمجھکر اُن سے کنارہ نہیں کرتے بلکہ اس خیال سے کہ وہ ہمیں نقصان نہیں پہنچا سکینگی اُن سے کھیلتے ہیں اور آخر انہیں تبھی پتہ لگتا ہے جب وہ گناہ کے قابو میں آکر بے بس ہو جاتے ہیں۔ بدی کی صورت ہی سے بھاگو۔

دویم۔ اس کی آزمائش اُس کی مقصد کی تبدیلی تھی۔ اُس نے اس مقصد سے جس کے لئے وہ برپا ہوا تھا مراجعت کی۔ اُس کے سامنے وہ مقصد نہ رہا۔ اس نے اس مقصد کی بلندی اور عظمت کی پرواہ نہ کی۔ اُس نے اس بات کی قدر کرنی یا تک ہی نہیں کہ مجھے یہ قوت اور غیر معمولی طاقت کیوں عطا ہوئی ہے۔ اُس نے وہی قوت جو اُس کی اپنی قوم کی آزادی کے لئے استعمال ہونی چاہئے تھی۔ بلکہ اپنی جسمانی خواہشوں کو پورا کرنے کے لئے صرف کی۔ یہ کیسی ہولناک بات ہے۔ روپیہ پیسہ یا کسی اور چیز کے معاملہ میں ایسا فعل ایک قبیح جرم ہے۔ ایک سیغہ کے ذمہ دار افسر کو خزانہ شاہی سے ایک لاکھ روپیہ سونپا جاتا ہے کہ ملک میں اصلاح عام پر صرف کیا جائے اور وہ افسر بجائے لوگوں کی بہتری کے لئے صرف کرنے کے اپنی عیش و عشرت میں صرف کر لیتا ہے۔ سرکار انگلشیہ ایک دن کے لئے بھی ایسے افسر کی برداشت نہ کریگی۔ اخباروں میں دھوم مچ جائیگی۔ اخبار نویس بڑی موٹی موٹی سرخیاں دے کر اس فعل کے ہولناک ہونے کو ظاہر کرینگے۔ سمسون نے عوام فوائد کی خداداد طاقت میں غبن کیا تھا۔

ناظرین۔ آپ سمسون کو ضرور مجرم ٹھہرا رہے ہونگے۔ میں آپ کو یاد دلاتا ہوں کہ آج بیسویں صدی میں کلیساؤں کے درمیان ایسے غبن ہو رہے ہیں۔ مسیحی ذمہ وار رہنما اپنے آرام اپنی عیش اپنی غرض کے لئے اُن لیاقتوں۔ اُن طاقتوں اُن موقعوں کو استعمال کر رہے ہیں۔ جو قوم کی بہتری اور بہبودی کے لئے صرف ہونی چاہئے تھے۔ آج ہزاروں شخص ایسے موجود ہیں جو اپنی زندگی اور عہدے کے مقصد کو غلط استعمال کر رہے ہیں۔ عزیزو ہم اپنے لئے نہیں بلکہ اوروں کے لئے جیتے ہیں۔ یہ ہولناک شکست تھی جو سمسون نے کھائی اور دیکھیں کہ نتیجہ کیا ہوا۔ تین ہیبت ناک نتائج پیدا ہوئے۔

اول سمسون کی اپنی شخصیت پر۔ اُس کی آنکھیں نکال گئیں۔ پیتل کی زنجیروں سے جکڑا گیا۔ ایک گدھے یا خچر کی جگہ چکی پیستا تھا!!! ایک لڑکا اُسے بچے کی طرح اُس کے دشمنوں کی ہزاروں کی تعداد کے سامنے تماشہ کراتا تھا!!! یہ بے گناہ کی غلامی کی مثال ہے۔

دویم۔ اُسکی قوم پر۔ بیچاری قوم اسرائیل!! ایک پُشت کی کچلی ہوئی قوم کی اُمید کا خون ہوگیا۔ اُنکیں خاک میں ملگئیں۔ غلامی کی غلامی میں رہی۔

سوئم۔ خدا کی مایوسی کا ہمیں اندازہ نہیں لگا سکتا میرے نزدیک یہ نتیجہ نہایت ہی ہیبتناک ہے جب فرشتہ بھیجکر ماں باپ کو اس لڑکے کی آمد کے لئے تیار کیا۔ اسکو پالا۔ اُسکو غیر معمولی قوت سے ملبس کیا اس کے ایک اہم کام سپرد کیا۔ اور جب کہ خدا انتظار کرتا تھا کہ سمسون مقصد پورا کریگا۔ تو سمسون نے **شکست کھا کر** قوم اور خدا کو مایوس کیا۔ دجون کی فتح ہوئی اور سمسون کا خدا بے عزت ہوا۔

وزیر چند

مغربی یونیورسٹیوں میں پنجابی طلبا کی روز افزوں تعداد

ہندوستان سے باہر جانے والے طلبا کے استفادہ کے لئے مشاورتی انجمن

آج سے چند سال پیشتر جو پنجابی طلبا امریکہ اور یورپ کی ترقی یافتہ یونیورسٹیوں میں حصول تعلیم یا کسی خاص شعبہ میں تحقیقاتی کام کے لئے جاتے تھے۔ ان میں سے اکثر ایسے تھے جو برطانیہ کے کسی مسلمہ کالج میں داخل ہو کر صرف بیرسٹری کے امتحان میں کامیابی حاصل کرنا اپنا منتہائے مقصود سمجھتے تھے۔ اب اس بارہ میں نہایت حوصلہ افزا تبدیلی واقع ہوگئی ہے۔ اور اس امر کا اظہار تعلیمی حلقوں میں یقیناً موجب اطمینان ہوگا کہ پنجاب کے طالب علموں کا مطمح نظر وسیع ہو رہا ہے۔ اُنہوں نے محسوس کیا ہے کہ محض ادبی قابلیت سے اُن کی زندگی کے دنیوی مقاصد حل نہیں ہو سکتے اور ملک کے اقتصادی حالات اس امر کے مقتضی ہیں کہ علم ادب کے ساتھ (دیکھو صفحہ ۱۰)

نور افشاں

مطبوعہ ۲ اکتوبر ۱۹۲۵ء

زمانہ ماضی سے بائبل ام الکتاب ہے

جب سے بائبل نے بابرکت ملک کنعان میں جنم لیا وہ اپنے تابعین کے وسیلے سے دنیا کی اقوام کنداسے اور اُن کے ماننے والوں سے جنگ کرنے کو نکلی۔ اس وقت سے غیر اسرائیلی اقوام بھی اپنے ساتھ اپنے اپنے مذاہب کی کتابوں کو اپنے ہمراہ لئے آئی ہیں۔ ممکن ہے کہ وہ تمام کتابیں ایسی ہی چلی آئی ہوں جیسی کہ ان کے مصنفوں کے قلم سے لکھی گئی تھیں۔ ممکن ہے وہ کتابیں عوام کی نگاہ میں بائبل سے ہزار چند زیادہ عزت وحرمت کی نظر سے دیکھی جاتی ہوں۔ پر بغیر کسی قسم کے مبالغہ کے اُن کی بابت ایک بات آسانی سے کہی جا سکتی ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ کتابیں اپنی اپنی جگہوں میں تنہا ہی چلی آئی ہیں۔ وہ کبھی اپنے ہی ماننے والوں کی عام ملکیت نہیں بنیں۔ ان سے اور کتابوں نے بہت کم جنم لیا۔ وہ ہر ایک قوم کے چوٹی کے انسانوں کی ملکیت بنی چلی آئیں۔ اُن سے کتابیں پیدا نہ ہوسکیں۔ اگر کسی کتاب سے دو چار یا آٹھ دس کتابیں پیدا بھی ہوئیں تو وہ بھی اپنی ماں کی طرح بڑے بڑے لوگوں کی میراث بنی چلی آئیں۔ انہوں نے اپنی والدہ کی جگہ ہی سنبھالی۔ جن سے عوام نے کبھی فیض نہ پایا۔

ایسی کتابوں میں ہم ہندوؤں کے ویدوں کو۔ مہاتما بدھ کی کتابوں کو۔ کانفوشس کی تحریرات کو۔ ایرانیوں کی ژند اوستا کو۔ یونانیوں کے علم وفلسفہ کی کتابوں کو۔ مصریوں کی تحریرات کو۔ بابل کے لٹریچر کو شمار کر سکتے ہیں۔ یہ اقوام مہذب وشائستہ ہونے کے سوا نہایت قوی اور حکمران اقوام تھیں۔ ان کی کتابیں کُتب خیز کتابیں ثابت نہ ہوئیں۔ اگر بائبل دنیا میں نکلکر اُن کی محافظت نہ کرتی تو نامعلوم دنیا کی ان مہذب اقوام کی علمی یادگاروں کا آج کیا حشر ہوتا؟

پر جو دنیا کی مہذب اقوام کی علمی یادگاروں کا حال ہے اُس کے مقابل عیسائیوں کی بائبل مقدس کا ہرگز وہ حال نہیں ہے۔ برعکس اس کے یہ بابرکت کتاب دنیا میں علم وفضل کے آفتاب روشن کرنے والی ثابت ہوئی۔ وہ جس ملک وقوم میں گئی۔ اس میں اس نے بے انداز کتابیں پیدا کر دکھائیں۔ اول تو اس کا اپنا متن ہی عوام کی ملکیت بنتا آیا۔ دوم اس متن کے مختلف زبانوں میں تراجم ہوتے آئے۔ سوم مسیحی بائبل کی تفسیر وتشریح پر کتابیں لکھتے آئے اور اپنے مخالفین کے اعتراضات کا جواب دیتے آئے۔ چہارم بائبل کے مخالفین بائبل اور مسیحیت کی تردید میں کتابیں لکھتے آئے۔ یوں ہر ایک قوم کے لوگوں میں جن میں بائبل پہنچی۔ علم وادراک نے اور تہذیب وشائستگی کے دریا بہا دیئے۔ بنی نوع انسان کی خفتہ قوائے ذہنی کو ایسا جگایا کہ وہ آج تک علم وہنر میں ترقی کرتے چلے آئے ہیں اور جب آج بائبل کے خروج کے ۱۹۲۵ برس کے بعد اہلِ دنیا کی کتابی میراث کو دیکھتے ہیں تو سرسری نگاہ سے یہ بات نظر آجاتی ہے کہ آج کے دن دنیا بائبل اور اس کے بچے بچونگڑوں سے اٹی اور بھری پڑی ہے۔ علم وفضل کے آفتابوں نے جو بائبل مقدس نے تاریک دنیا پر چمکائے اہلِ بصیرت کی آنکھیں ان کی روشنی کی چکاچوند سے نہیں کھلتی ہیں۔ آیئے بائبل آج کے دن ۵۷۲ زبانوں میں موجود ہے اور ہر ایک زبان میں اسکی لاکھوں جلدیں تیار ہیں۔ آج کے دن بائبل زمین کے ہر ایک انسان کی کتاب ہے۔ جس قوم اور گھر میں یہ کتاب نہیں وہ سچ مچ اندھیرا اور بے چراغ ہے۔ کیا اس بائبل کی بابت یہ بات مشہور کی جاتی ہے کہ یہ کتاب اصلی اور قابل اعتبار نہیں ہے؟ جو اصحاب بائبل مقدس کی بابت ایسی باتیں مشہور کرکے ناموری پیدا کرنا چاہتے ہیں اُن کی ذہنی اور علمی حالت واقعی قابل رحم ہے۔

انیس سو پچیس برس کی علمی ترقی اور تہذیب وشائستگی بائبل مقدس کی پیدا کردہ ہے

زمانہ حاضرہ میں ہمارے روبرو ایسے لوگ موجود ہیں جو اپنی اقوام کے گذشتہ زمانہ کے علمی فضائل کے ان کی تہذیب وشائستگی کی فضیلت کے راگ گاتے گاتے نہیں تھکتے۔ وہ اپنی قوم کے گذشتہ ست جگی زمانہ کو یاد کرتے کرتے وجد میں آجاتے ہیں۔ ہم بھی اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ دنیا کی موجودہ اقوام میں سے بعض کا زمانہ ماضی اُن کی موجودہ تہذیب وشائستگی سے۔ اُن کے موجودہ علم وفضل سے بہتر تھا۔ ابتدا ہی سے ہر ایک قوم کسی نہ کسی بات میں ترقی ہی کرتی آئی۔ لیکن اگر زمانہ حاضرہ کی اقوام کے زمانہ ماضی کے ست جگی زمانہ کو دیکھا جائے۔ اُن کے علم وفضل کا اور اُن کی تہذیب وشائستگی کا زمانہ حاضرہ کی تہذیب سے اور زمانہ حاضرہ کے علم وہنر سے مقابلہ کیا جائے تو ہر ایک قوم کا زمانہ ماضی ہر ایک بات میں تاریکی وجہالت اور وحشت کا زمانہ ثابت ہوسکتا ہے۔ ہر ایک قوم کا ست جگی زمانہ بائبل مقدس کی پیدا کردہ تہذیب وشائستگی کے اور بائبل مقدس کے پیدا کردہ علم وفضل کے مقابل ایسی ہی حیثیت کا ثابت ہوسکتا ہے جیسی حیثیت چراغ کی آفتاب عالمتاب کے مقابل ہوتی ہے۔ آج سے پیشتر ۱۹۲۵ برس کی دنیا کو اپنے

روبرو کھڑا کر کے دیکھو۔ اس وقت کی مہذب و شائستہ اقوام کی تہذیب و شائستگی پر۔ اُن کے علم و فضل پر اُن کے مذاہب و عقائد پر۔ اُن کے نظام و نسق پر۔ اُن کے اپنے اور غیروں سے سلوک پر نظر غائر ڈال کر غور کرو تو تمہیں معلوم ہو جائیگا کہ جس علم و فضل پر جس تہذیب و شائستگی پر تمہیں ناز ہے وہ کیا تھی! وہ بائبل مقدس کی پیدا کردہ تہذیب و شائستگی کے مقابل کیا حقیقت رکھتی تھی؟ اگر اس زمانہ کی اقوام کے حالات غور سے پڑھو گے تو قوی امید ہے کہ اس زمانہ کے خیال سے تمہارا حال پریشان ہوتا رہیگا اور تم سمجھ گے کہ خدا نے ہمیں ۱۹۲۵ برس کے بعد بنی نوع انسان میں پیدا کر کے کمال احسان کیا ہے۔

ہمارا ہرگز یہ دعوے نہیں کہ بائبل نے ۱۹۲۵ برس کے اندر اہل دنیا کو فرشتے بنا دیا۔ دنیا سے ظلم و شر کو بالکل ملیامیٹ کر دیا۔ پر ہمارا یہ دعوے ہے کہ بائبل مقدس نے زمانہ مذکور میں اہل دنیا کی ایسی اصلاح کر دی ہے کہ اس زمانہ کے بنی آدم میں اعلیٰ انسانیت رونما ہو گئی۔ انسانی فطرۃ کو حیوانی گرد و غبار سے بہت درجہ تک دھو ڈالا ہے۔ اسے ایسی راہ پر ڈال دیا ہے جو انسانی کمال کو جاتی ہے۔ اس عرصہ میں جن اقوام انسانی نے بائبل کو قبول کر لیا ہے وہ اقوام دیگر اقوام انسانی کے مقابل اعلےٰ درجہ کی مہذب و شائستہ ہو گئی ہیں۔ اُنہوں نے ہی علم و ہنر میں اعلیٰ ترقی کی ہے۔ جنہوں نے بائبل کو قبول نہیں کیا وہ گو آج تک زندہ ہیں پر نیم وحشی اقوام ہیں۔ بائبل کی سچائی بائبل کا اثر اور اس کا پھل ہے۔ اس میدان میں بائبل کے مقابل کوئی دوسری کتاب پیش نہیں کی جا سکتی کیا بائبل کی اصلیت اور اُس کے اعتبار کے متعلق اس سے بھی بڑھ کر کوئی دلیل ہو سکتی ہے۔ ہرگز نہیں؟:



سرگرم کار

حرکت کا نام حیات ہے۔ اور یہی باعث ہے کہ جب ایک شخص روزمرہ کے کام سے اکتا جاتا ہے تو وہ کسی اور کام میں لگ جاتا ہے۔ مگر بیکار نہیں بیٹھ سکتا بعض لوگوں کا گمان ہے کہ سال بھر فرائض منصبی کی لگاتار ادائیگی سے جب انسان تھک جائے تو اُسے آرام کی ضرورت ہے اور وہ تعطیل کے معنی تعطل یعنی بیکاری محض لیتے ہیں۔ مگر یہ گمان غلط ہے کیونکہ گو کام کرنے سے جسم میں تکان پیدا ہوتی ہے۔ مگر ایک شخص کو اگر چارپائی پر لٹا دیا جائے اور کسی قسم کا کام کرنے کی اسے اجازت نہ ہو تو وہ ایک دو ہی روز میں تنگ آ جائیگا۔ بس تعطیل اور تفریح یہ ہے کہ جب ایک لگاتار محنت سے جسم اور دماغ میں تکان محسوس ہو تو محنت کی نوعیت میں تبدیلی کر دی جائے۔ بیکاری موت اور سرگرم کار رہنا زندگی ہے۔ مگر اکثر لوگ تعطیل کے معنی بیکار ہو کر بیٹھ جانے کے لیتے ہیں۔ اور یہ اُن کی غلطی ہے۔ بیماری کے دفعیہ کے لئے آب و ہوا کی تبدیلی کی ضرورت ہوتی ہے نہ کہ آب و ہوا کی بندش کی۔

اس موسم گرما میں سی۔ ایم۔ ایس کے پادری قاضی خیر اللہ صاحب شملہ میں گذر تعطیلات کے لئے تشریف لے گئے۔ تاکہ سال بھر متواتر پادریانہ فرائض کی انجام دہی کے بعد جو تکان ہو گئی تھی اُس کی تلافی کریں شملہ کی سرد آب و ہوا نے آپ کی صحت کو بہت عمدہ بنا دیا مگر آپ حیران ہونگے کہ آپ نے جس تندہی و مستعدی سے ہر روز مختلف جگہوں میں پیدل چلکر مسیحیوں سے ملاقات۔ بازاروں میں منادی اور پریم سبھاؤں میں وعظ کئے وہ سال بھر کے کسی بھی دن سے کم محنت طلب نہ تھے۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپ کا پروگرام حسب ذیل تھا۔

روز	صبح	شام
سوموار	کستی	نزد مالگدام
منگل	براری	نزد ہسپتال حیوانات
بدھ	چھوٹا شملہ	.
جمعرات	نزد ہسپتال حیوانات	بالو گنج
جمعہ	کیتھو	نزد ہسپتال حیوانات
سنیچر	سنجولی	"
اتوار	ــ	سالویشن آرمی ۳۰-۳ بجے دوپہر

علاوہ ازیں آپ نے تین اتوار بلیسٹ مشن کے گرجا میں وعظ فرمایا اور تین بار سینٹ طامس چرچ میں وعظ کے علاوہ عشاء ربانی بھی دی پھر آپ نے بپٹسٹ مشن۔ سی۔ ایم۔ ایس اور مکتی فوج کی پریم سبھاؤں میں متعدد لیکچر دیئے۔ پریم سبھاؤں کے اجلاس عموماً شام کے دس بجے سے شروع ہو کر نصف شب تک ہوا کرتے تھے۔

مسیحیان شملہ کا اظہار شکر گذاری

آپ کی اس شبانہ روز مسیحی خدمت اور تبلیغ کی اہل شملہ نے قدر کی۔ چنانچہ شملہ کے ایک انگریز دفتری صاحب لکھتے ہیں کہ میں پادری صاحب کا ان گرمیوں میں گرجا کے کام اور کارہائے عامہ میں مدد دینے کے لئے ممنون ہوں۔ آپ کی موجودگی اور گرمجوش محنت کا یہ اثر ہوا ہے کہ شہر کا بیکلیسیا میں باہمی اتحاد و موانست اور اُن کی روحانی زندگی میں ترقی ہو گئی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ کا کام سینٹ جانز ڈیوینٹی کالج لاہور میں بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اور دعا ہے کہ آپ لوگوں میں اپنی مانند ذہنی قابلیتیں اور روحانی گرمجوشی پیدا کرنے کا موجب ہوں۔ آپ کی شملہ میں مساعی اس لحاظ سے زیادہ قابل قدر ہیں کہ آپ نے ایام تعطیلات میں اُنہیں انجام دیا اور نیز اس وجہ سے کہ آپ کی خدمات اُس حسن سے بابرکت ہیں۔

حس سے آپ واسطہ رکھتے ہیں"۔

آپ کی شملہ سے روانگی سے ذرا پہلے ہر مشنوں کے لوگ جمع ہوئے اور ایک جلسہ کر کے پادری صاحب اور آپ کی اہلیہ محترمہ کو تحائف پیش کئے اور بوقت روانگی سٹیشن پر بھی مسیحیان شملہ کا ایک اژدحام تھا۔ خدا نے ہر شخص میں خاص قابلیتیں پیدا کی ہیں۔ راحت دل اور پنجابی منظوم زبور کا تیار کرنا خدا نے پادری واعظ صاحب اور پادری شہباز صاحب مرحوم ہی کے ذمہ ڈالا ہر شخص ایسے کام کرنے کا اہل نہیں۔ پادری وارث الدین صاحب مرحوم سی۔ ایس۔ ایم میں کثرت کار کی وجہ سے مشہور تھے۔ جھنگ بار اور پتوکی کے علاقوں میں مشن کا کام شروع کرنے کے لئے صرف پادری وارث الدین صاحب ہی کی ان تھک طبیعت کا شخص درکار تھا۔ خدا نے قاضی صاحب میں یہ ایک خاص خوبی ودیعت کر دی ہے کہ وہ تعطیلوں میں بھی مسیح کی سلطنت کو ترقی دینے کے کام میں مشغول و سرگرم رہیں۔ یہ کام ہر ایک شخص کا نہیں ہے۔ خاص خاص طرز کی خدمات کی انجام دہی کے لئے خدا خاص خاص آدمیوں کو پیدا کرتا ہے۔ ع

حق تو یہ ہے ہر کسے را بہر کارے ساختند

قاضی صاحب عرصہ ۱۲ سال سے سینٹ جانز ڈیونٹی کالج لاہور میں پروفیسر ہیں۔ درجنوں پادری صاحبان آپ کے شاگرد ہیں جو اس وقت مختلف جگہوں میں کام کر رہے ہیں۔ بشپ لیفرائی ٹریننگ سکول کلارک آباد کے لئے گذشتہ سال سے کوئی انگریز پرنسپل نہیں۔ پس قاضی صاحب کو ہی وہاں عارضی طور پر لگا دیا گیا۔ چنانچہ وہاں ۶ ماہ گذار کر آپ شملہ کو گئے۔ اور اب پھر ۶ ماہ کی خاطر کلارک آباد جا رہے ہیں۔ لاہور اور کلارک آباد دونوں مقامات میں خداوند اور پادریوں کی تعلیم کے لئے خدا آپ کو استعمال کر رہا ہے۔ جو اصحاب یہ کہتے ہیں کہ لوگوں میں مذہبی شوق کم ہوتا جاتا ہے۔ انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ قاضی صاحب کے نمونہ کے کئی دلیسی و ولایتی اصحاب ایسے موجود ہیں جنکی زندگی کا مقصد اولین میدان اور پہاڑ سر اور گرما۔ ڈیوٹی اور تعطیلات میں شبانہ روز لوگوں کو خدا کی طرف بلانا ہے۔ سی۔ ایم۔ ایس نہایت خوش قسمت مشن ہے جسے خدا نے ایسے سرگرم کار پادری عطا کئے ہیں۔۔

(ایک واقف)

بزرگ مرحوم پادری عزیز الدین خانصاحب

تو مرتے دم تک ایماندار رہ۔ تو میں زندگی کا تاج تجھے دونگا

آپ کے والد بزرگوار اخوانزادہ قاضی فرزند الدین خاں ولد قاضی قطب الدین خاں سیدات اصل باشندہ کابل قریہ نور گل بالا تھے۔ جو کہ امیر کابل شاہ شجاع کے عہد میں عہدۂ قضا خاص امیر کابل (یعنی چیف جسٹس) پر ممتاز تھے۔ اور کل اختیارات دینی و دنیوی جرائم کے فیصلہ کرنے کے رکھتے تھے۔ ۱۸۳۶ء میں کابل میں خانہ جنگی ابین شاہ شجاع اور دوست محمد خاں ہوئی۔ دوست محمد خاں نے تخت چھین لیا۔ اور برٹش گورنمنٹ نے امیر شاہ شجاع کو کمک دی اور وہ ہندوستان میں بمعہ اپنے چند چیدہ وزرا کے آ گئے اور اخوانزادہ قاضی فرزند الدین خاں بھی اُن کے ہمراہ تشریف لائے۔ پھر ۱۸۳۹ء میں امیر شاہ شجاع کو برٹش گورنمنٹ کی امداد سے تخت پر بحال کیا گیا۔ لیکن اخوانزادہ قاضی فرزند الدین خاں نے علاقہ یار براضلع پشاور میں ہی سکونت رکھی۔ بعد ازاں نواب ادہم خاں کو دو خیل ساکن باجہ بام خیل تحصیل صوابی ضلع پشاور کی دختر کے ساتھ کت خدائی ہوگئی۔ جس سے اُن کی تین لڑکیاں اور دو لڑکے تھے اور سب سے چھوٹے بزرگ پادری عزیز الدین خاں مرحوم تھے۔ جو کہ ۱۸۴۶ء میں پیدا ہوئے تھے۔

آپ نے ایام طفلی میں اپنے والد بزرگوار سے فارسی عربی۔ قرآن و منطق کی تعلیم پا کر اُن میں کمال درجہ کی مہارت حاصل کی تھی۔ بعد ازاں آپ کے والد بزرگوار کے انتقال کرنے پر آپ کے بھائی نے آپ کو اور دنیا کے علموں کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے مشن سکول پشاور شہر میں داخل کیا۔ جہاں آپ نے انٹرنس تک تعلیم پائی۔ اس کے بعد تحصیل حضرو ضلع اٹک میں یکدم نائب تحصیلدار بندوبست کے عہدہ پر سرفراز ہوئے اور اسی اثنا میں آپ کی منگنی ایک اعلےٰ شریف افغان خاندان کی لڑکی سے ہوئی۔ آپ اُس وقت دین محمدی کے اس قدر متعصب اور انجیل شریف سے اس قدر متنفر تھے کہ وہ مسیح کی الوہیت اور ابنیت کو بڑے کفر اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور بائبل کا پڑھنا سخت بُرا مانتے تھے۔ اس لئے پادریوں کی سخت مخالفت کرتے تھے۔

اس لئے آپ نے مسیحیوں کو گمراہ کرنے کی خاطر مشنری صاحبان پشاور کے ساتھ خط و کتابت جاری رکھی تھی۔ اور دوسری طرف مشنریوں یعنی پادری جیوکس صاحب وغیرہ کی پُر محبت و مسیحی مذہب کی بے عیب تعلیم نے آپ کے دل پر اس قدر اثر کیا کہ آپ کا پتھر سا دل موم کی طرح پگھل گیا۔ اور دین محمدی کی کمزوری اور مسیحی مذہب کی خوبیوں کو اچھی طرح پہچان کر ۱۲ جولائی ۱۸۹۵ء کو آل سینٹس چرچ پشاور شہر میں غوطہ کا بپتسمہ پا کر خداوند مسیح کو اپنا حقیقی نجات دہندہ قبول کیا۔ آپ نے پھر اپنا منصبی

کام یعنی نائب تحصیلداری کو بکمال ایمانداری سے حضرو میں جاری رکھا اور مسیحی مذہب کے لئے اب اس قدر غیرت مند ہوگئے کہ آپ نے گمراہ بھائیوں کو بھی راہ حق پر لانے کی بہت کوشش فرمائی ... جس پر مسلمانان حضرو نے باوجود آپ کے وقت کے حاکم ہونے کے آپ سے قطع تعلق کیا۔ دھوبی نے کپڑے دھونے سے بہشتی نے پانی بھرنے سے۔ مہتر نے صفائی کرنے سے۔ باورچی نے روٹی پکانے سے اور مسلمان مالک مکان نے گھر کرایہ پر دینے سے اور بازار میں مسلمان دوکانداروں نے چیزیں فروخت کرنے سے صاف انکار کر دیا اور ہر طرح سے تکلیف دینا اور ایذا رسانی کو اپنا مذہبی فرض سمجھا تاکہ آپ کو گمراہ کریں۔ لیکن ان سب تکلیفات نے آپ پر برعکس اثر کیا اور آپ مسیحی مذہب میں زیادہ مضبوط ہوتے گئے اور بڑی دلیری اور بردباری سے ان سب تکلیفات کا مقابلہ کرتے گئے اور سب کچھ سہتے گئے نیز گھر کے سب کاموں کو آپ خود ہی انجام دیتے رہے۔ آپ نے اپنی محمدی منگیتر کو بھی ہمیشہ کی نجات حاصل کرنے کے لئے بہت مجبور کیا۔ لیکن اُس نے اپنے رشتہ داروں کے خوف کے مارے ظاہراً اقرار کرنے سے انکار کیا اس پر آپ نے اُس کو بھی چھوڑ دینا مسیح کی خاطر خوشی سمجھی۔ آپ کی اس قدر سرگرمی اور مسیح کی خاطر عقلمندی کو مشنری صاحبان نے دیکھ کر آپ کو دینی خدمت کے لئے مجبور کیا۔ اور بتایا کہ آدمی سرکاری ملازمت میں ہو کر خدا کی خدمت اچھی طرح نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اُس کا تمام وقت سرکاری کاموں میں صرف ہو جاتا ہے۔ سو آپ نے سرکاری ملازمت کو چھوڑ کر ۱۸۸۶ء میں سی۔ ایم۔ ایس مشن میں دینی خدمت کو اختیار کیا اور کچھ دنوں تک بٹالہ میں ڈاکٹر وائٹ برخیٹ مس ٹکر اور بابو سنگھ سے دینی تعلیم پاتے رہے۔ دو سال کے بعد لاہور کے ڈوینٹی کالج میں داخل ہو گئے جہاں پر آپ نے عرصہ چار سال تک تمام دینی تعلیم میں اس قدر مہارت حاصل کی کہ کل بائبل کی آیتیں برزبان کریں۔ اور عبرانی و یونانی زبان میں بھی پرلے درجے کے ماہر ہو گئے۔

بعد ازیں ۱۹۰۰ء میں آپ نے ڈیکن کا آرڈینیشن حاصل کیا اور ۱۹۰۳ء میں پریسبٹ کا آرڈینیشن پا کے قسیس کے مبارک عہدہ پر سرفراز ہو کر ڈاکٹر ٹی۔ ایل پینل صاحب مرحوم کے ساتھ بنوں میں تقریباً چار سال تک کمال دلیری سے مسیح کی خدمت کرتے رہے۔ یہاں پر کئی بار بازاری منادی میں آپ اور ڈاکٹر صاحب مرحوم پتھراؤ کئے گئے۔ اور ایک دفعہ اس سے آپ کے سامنے کے دو دانت بھی ٹوٹ گئے۔ لیکن آپ اپنے دشمنوں کے لئے دعا ہی مانگتے رہے۔ اور بعد ازاں لوگوں کے معافی مانگنے پر انکو دل سے معاف کر دیا۔

۱۹۱۰ء میں آپ ڈیرہ اسمٰعیل خان تبدیل ہو گئے اور وہاں تقریباً ۱۰ سال تک کمال جانفشانی اور وفاداری سے خدمت کرتے رہے پھر ۱۹۲۱ء میں آپ پشاور تبدیل کئے گئے۔ یہاں پر آپ نے افغانوں میں اُس اُس جگہ منادی و بحث کی جہاں کہ مسیح مصلوب کا اقرار کرنا بھی ناممکن ہے۔ نیز شہری شخصی۔ اسکول و اسپتال کی منادی میں اس قدر دلچسپی لی کہ یہاں کے مشنری صاحبان آپ کی ہمت دلیری اور عقلمندی کے دل و جان سے مشکور رہے۔ آپ کی اس سرگرمی و دلیری کو دیکھ کر غیر مسیحی بہت ہی غیرت کھاتے تھے اور ہمیشہ آپ کی جان کے خواہاں تھے۔ اور نقصان پہنچانے کے خیال سے تحریک خلافت میں آپ کے اوپر مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۲۰ء کے دن ۱۲ بجے کے قریب ایک بم کا گولا پھینکا گیا جس سے آپ کے چیچ بہرے کا لڑکا زخمی ہوا لیکن خداوند کریم نے پادری صاحب مرحوم کو اور ان کے بال بچہ کو بالکل محفوظ رکھا۔ دوسری بار پھر ۱۹۲۲ء میں ایسٹر کے ہفتے میں رات کے دو بجے جب آپ اپنے کمرے میں اپنے دستور کے موافق دعا مانگ رہے تھے ایک ہلاک کرنے والا بم کا بہت بڑا گولا آپ کے اوپر پھینکا گیا۔ لیکن وہ خدا جس نے سدرک۔ میسک کو آگ کی جلتی بھٹی سے نکالا اور جس نے دانیل کو شیروں کے منہ سے چھڑایا اسی خدا نے اپنے پیارے کا جو اس کے لئے اس قدر غیرت مند اور سرگرم تھا۔ ایک بال بھی بیکا نہ ہونے دیا۔ بعد ازاں ماہ اکتوبر ۱۹۲۲ء سے آپ نے پنشن پر ریٹائر ہو کر کیمبل پور میں سکونت اختیار کی۔ لیکن افسوس! آپ کے پنشن لینے پر پشاور کے مشن کے کام کو اس قدر نقصان پہنچا کہ شخصی۔ شہری منادی پر بحث وغیرہ بالکل بند ہو گئی اور اور بہت سے کام بھی بند ہو گئے۔ جو صرف آپ ہی پر مبنی تھے۔ جو کہ آج تک بالکل بند ہیں اور آئندہ بہت ہی کم امید ہے کہ پھر کبھی پشاور شہر میں اس سرگرمی سے منادی اور مسیحی خدمت پٹھانوں میں ہو سکے۔ آپ کی اس قدر سرگرمی کو یاد کر کے اور آجکل کی بری حالت کو دیکھ کر آنکھوں میں آنسو بھر آتے ہیں۔ اور کسی مسیحی کا دل نہیں چاہتا کہ اس حیرت انگیز نظارہ کو دیکھ کر اس بازار سے گذرنا گوارا کرے۔ جہاں مرحوم پادری صاحب جانفشانی سے مسیحی خدمت کیا کرتے تھے۔

آپ نے کیمبل پور میں تشریف لانے پر مسیح مصلوب کی منادی یہاں بھی پشاور کی طرح شروع کر دی۔ یہاں پر امریکن مشن کام کر رہی تھی۔ اُنہوں نے آپ کی لیاقت۔ سرگرمی اور ملنساری کو دیکھ کر آپ سے درخواست کی کہ اُن کی بھی امداد کریں۔ آپ نے بخوشی قبول فرمایا۔ ایک دفعہ گذشتہ سال حضرو کی گرد نواح کے ایک گاؤں میں بھی

لوگوں نے آپ پر پتھر برسائے۔ جس پر آپ نے سخت عزت کھائی اور یہ محسوس کیا کہ جب یہ تاریکی کے فرزند اپنے جھوٹے مذہب کے لئے اس قدر غیرتمند ہیں تو ایک مسیحی کو کس قدر زیادہ اپنے سچے نجات دہندہ کے لئے جس نے ہمارے گناہوں کے لئے اپنی بیش قیمت جان نثار کر دی غیرتمند ہونا چاہئے۔ اس لئے آپ نے مصمم ارادہ کر لیا کہ پھر اسی جگہ جہاں جگہ کہ لوگوں نے آپ پر پتھر مارے تھے بڑے جوش سے مسیح مصلوب کی خوشخبری اور اسکی نجات کے بارے میں اُن کو آگاہ کرینگے اور اُن اُن علاقوں میں دورہ کرینگے جہاں کے لوگ مسیح مذہب کے نام سے بھی ناواقف ہیں۔ لیکن افسوس! صد افسوس!! زندگی نے وفا نہ کی اور وہ مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۲۵ء کو ۱۲ بجکر ۵ منٹ پر اس جہان فانی سے رحلت کر گئے۔ اور بہشت کی خوشی میں جس کے لئے وہ اس قدر مشتاق اور غیرتمند تھے داخل ہو گئے اور دوسرے دن بروز اتوار مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۲۵ء کو آپ کا جنازہ پشاور میں بڑی دھوم دھام سے وزیر باغ کے چرچ آف انگلینڈ کے قبرستان میں ہوا۔ آپ کے اس قدر جلدی گذر جانے سے کیمبل پور کی کلیسیا اُن بھیڑوں کی مانند بھٹک گئی ہے جنکا گڈریا کھو گیا ہو اور بھیڑیں پراگندہ ہو جائیں۔ ہمیں چاہئے کہ ہم سب آپ کی طرح مسیح کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو نثار کر دیں اور دعا کرنا چاہئے کہ خداوند کریم ہم کو اپنے بزرگ پادری صاحب مرحوم جیسے لئیق حلیم صابر بردبار مصیبتوں کے جھیلنے میں دلیر اور جانثار کارندے اور عنایت کرے اور اب خدا ہمارے غمزدہ دلوں کو تسلی بخشے۔

گو پادری صاحب مرحوم اب نہیں ہیں۔ تاہم ہم کو بہت خوشی ہے کہ آپ کی سب سے چھوٹی صاحبزادی فی الحال لیڈی ہارڈنگ میڈیکل کالج دہلی میں اپنا ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کا کورس پڑھ رہی ہیں۔ آپ کا پکا ارادہ ہے کہ اس کے بعد انگلینڈ جا کر اپنی ڈاکٹری کی ڈگری حاصل کر کے اسی سرگرمی سے پٹھان مستورات میں اُن کا جسمانی و روحانی علاج کریں جس طرح کہ آپ کے والد بزرگوار مرحوم دیری اور سرگرمی سے مردوں میں خدمت سرانجام دیتے رہے تھے۔ آمین

ایک دلچسپ و ضروری اشتہار

ناظرین نور افشاں کو واضح ہووے کہ بریلی تھیولاجیکل سیمنری میں مورخہ ۱۳ نومبر ۱۹۲۵ء بروز جمعہ بوقت ۸ بجے شام ایک خاص مشاعرہ مندرجہ ذیل طرح پر منعقد ہوگا:-

مصرع طرح

نور عیسےٰ جب سے عالم میں ہویدا ہوگیا

قافیہ ہویدا - ہوگیا ردیف

شرائط۔ (۱) کلام میں صرف بائبل کے خیالات اور مسیحی تجربات پائے جائیں۔

(۲) اس میں وہ مسیحی خاتون بھی جو شعر و سخن سے واقف ہیں شوق حصہ لے سکتی ہیں۔

(۳) اس میں شریک ہونے کا حق صرف مسیحی شعرا کو حاصل ہے یعنی اس میں کوئی غیر مسیحی حاضر نہ ہونگے

(۴) جو شعراء باہر سے تشریف فرما ہونگے اُن کی رہائش اور خورد و نوش کا کافی طور سے انتظام کیا جائیگا لیکن ان صاحبان سے درخواست ہے کہ اپنی آمد کی تاریخ ۵ نومبر ۱۹۲۵ء تک لکھ بھیجیں تاکہ انتظام میں سہولیت ہو جاوے۔

(۵) جو شعرا کسی سبب سے حاضر نہ آسکیں وہ اپنا تحریری کلام ۱۰ نومبر تک مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں۔

پروفیسر ای۔ پی۔ چوبے صاحب مہتمم مشاعرہ تھیولاجیکل سیمنری بریلی سکریٹری مشاعرہ لارنس ایم لائیل ایم۔ اے۔

تلمیذ حضرت صوفی صدیقی میرٹھی

بریلی تھیولاجیکل سیمنری میں مشاعرہ

ازطرف پادری جے دیوادسن صاحب ایم۔ اے

پرنسپل تھیولاجیکل سیمنری بریلی

آج ہم نے سیمنری کی طرف سے اخبار نور افشاں میں یہ اشتہار شائع کرایا ہے اور امید کرتے ہیں کہ شمال ہند کے جملہ شعراء اس مشاعرہ میں ضرور ہی حصہ لینگے۔

اس قسم کی تحریک سے یہ غرض ہے کہ مسیحی جماعت کے درمیان شعراء کی ہمت افزائی ہو اور زبان اُردو کی خدمت ہو۔ کیونکہ ہم کو معلوم ہے کہ ہمارے زمرے میں چھوٹوں اور بڑوں کے درمیان بھی شاعری کا ایت اچھا مادہ پایا جاتا ہے۔ لیکن ہم میں سے بہتوں کو اپنا دلی حوصلہ اور لیاقت ظاہر کرنے کا ایسا موقع نہیں ملتا کہ جس سے اپنے مسیحی جذبات کو بطور نظم ادا کر سکیں اور پیارے محبوب خداوند یسوع مسیح کی حمد میں اپنے اسپ قلم کو صفحۂ قرطاس پر جولاں دے سکیں۔

آگے چلکر ہمارا حوصلہ و دلی دعا یہ ہے کہ اس قسم کی کوشش سے ہماری مسیحی جماعت نہ صرف اپنی مادری زبان میں ترقی پذیر ہو۔ مگر ایسی قابلیت اُسکو حاصل ہو جائے کہ جس سے جماعت کے روحانی فائدے کے لئے حسب ضرورت نئی نئی غزلیات و بھجن اور گیت تیار ہوں۔ اور اُن میں گہرے گہرے روحانی تجربات کے اظہار ہوں اور پاک کلام کے واقعات و مضامین گیت و نظم کی صورت میں ڈھالے جا کر مسیحی و غیر مسیحی دونوں کی تعلیم و تربیت کے لئے مفید ثابت ہوں۔ جس حال کہ یہ سلسلہ جماعت کی ترقی اور خدا کا جلال ظاہر کرنے کے ایک خاص ارادے کے لئے جاری کیا گیا ہے۔ لہذا ہمارا حق ہے کہ ہم ناظرین سے منت کریں کہ وہ اس مشاعرہ کو اپنی دعاؤں میں یاد

کرتے رہیں۔ اور ساتھ ہی ساتھ یہ صلاح پیش کریں کہ خاص خاص مرکزی مقامات میں اس قسم کے مشاعرے منعقد کرنے کی کوشش کریں اور اس کی شرکت کے متعلق کوئی کلیسیائی تفرقہ کا خیال مدنظر نہیں ہے۔ یعنی ہر کلیسیا کا شریک اسکو اپنا مشاعرہ سمجھے۔

اب ہماری دلی خواہش یہ ہے کہ جملہ شہسوارانِ سخن جو ہماری مسیحی جماعت میں موجود ہیں وہ اس میں حصہ لینے کی کوشش کریں اور سب کے سب خود اس مشاعرہ میں تشریف لاکر اپنی اپنی غزلیات کو پڑھیں اور جلسہ کو اپنی خوش بیانی سے رونق و زینت بخشیں اور اس بیش قیمت موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیں اور اگر کوئی شاعر صاحب کسی وجہ سے نہ آسکیں تو اپنی غزل مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۲۵ء تک بندہ کے پاس بھیجدیں۔ جو شعراء باہر سے تشریف لائینگے اُن کی رہائش و آرام اور خورد و نوش کا کافی انتظام کیا جائیگا۔ لیکن اپنی آمد کے بارے میں ایک دو ہفتہ قبل تحریر کر دیں تاکہ انتظام میں اور بھی سہولت ہو جائے۔

خدا کی مدد سے جب یہ مشاعرہ منعقد ہو چکیگا تو ایک فہرست حصہ لینے والے شعراء کی اپنے مسیحی اخباروں میں بھی شائع کرینگے۔ اور ممکن ہوا تو گلدستہ کی صورت میں چھپوا دیا جائیگا۔ فقط والسلام

ضرورت

مشن شفاخانہ منٹگمری کے لئے ایک خاتون کمپونڈر کی ضرورت ہے۔ درخواست کنندگان کو چاہئے کہ ڈاکٹر الیگزینڈر صاحب منٹگمری کے پاس اپنی درخواستیں بھیجیں۔

المشتہر۔ ڈاکٹر الیگزینڈر۔
منٹگمری

درخواست

ناظرین اخبار۔ میں طالب علم ہوں مفلوک الحال ہوں۔ متلاشی حق ہوں۔ نور افشاں اخبار بھی رعایتی چندہ پر مینیجر صاحب نے مرحمت فرمایا تھا۔ اب نومبر میں میعاد چندہ اخبار ختم ہونے والی ہے۔ کوئی صاحب براہ کرم ایک سال کے واسطے اخبار نور افشاں میرے نام جاری کرا دیں۔ بہت نوازش اور ثواب ہوگا۔ دوسری میں مکمل بائبل یعنی زبور۔ توریت۔ انجیل مقدس اُردو میں دیکھنا چاہتا ہوں۔ کوئی صاحب محصول ڈاک بھی خرچ کرکے مجھکو عنایت فرمائیں۔ تیسرے مجھ کو کسی ایسے صاحب کا پتہ بتلا دیں کہ جو مسیحی مذہب کے متعلق مجھ کو میرے سوالات کا جواب دیکر تسلی کر دیا کریں۔ میں نقد کا سوالی نہیں ہوں۔ صرف تلاش حق میں مندرجہ بالا امداد چاہتا ہوں۔

لطیف احمد طالب علم۔ بمکان منشی عزیز الرحمن صاحب ناظر عدالت سوائی مادھوپور (آگرہ متھرا ریلوے)

خریدار اخبار نور افشاں ۹۱۴/۹۴۱

این۔ ایم۔ ایس کا مینا بازار

ہمیں پریزیڈنٹ صاحبہ لیڈیز اگزیلیری کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ امسال این۔ ایم۔ ایس پنجاب کا سالانہ مینا بازار ۱۲ دسمبر ۱۹۲۵ء کو فورکھا مشن کمپونڈ لاہور میں منعقد ہوگا۔ قاصد ۱۰ ستمبر میں مینا بازار کی تاریخ غلط چھپ گئی ہے۔ لہٰذا تمام ناظرین صاحبان ۱۲ دسمبر ۱۹۲۵ء نوٹ فرمالیں۔ مہربانی سے این۔ ایم۔ ایس کے بہی خواہ اشیاء و زر نقد مس ایم۔ احمد شاہ صاحبہ ۱۵ وارث روڈ لاہور کے پتہ پر ارسال کرکے عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہوں۔

ایڈیٹر

سندھ کی طغیانی سے دفینہ کی نموداری

دریائے سندھ جو موسم گرما میں اپنی قوت کاملہ سے اپنے قریب کے میدانوں کو اژدہا کی مانند نگلتا ہوا تمام فصلوں کو پامال کرکے ہر طرف اپنا تسلط جما لیا کرتا ہے حسب معمول اس دفعہ بھی اژدہا کی طرح پیچ و تاب کھاتا ہوا میدانوں اور ریگستانوں کو ہموار کرتا ہوا باہر نکلا اور روکھڑی قصبہ کی طرف بھی جو میانوالی سے پانچ کوس کے فاصلے پر شمال مغرب کی طرف واقع ہے اس نے اپنا رُخ کیا۔

گو یہ قصبہ دریائی سطح سے کوئی پندرہ فٹ کی بلندی پر واقع تھا۔ لیکن تاہم دریا نے اس کو بھی نیچے سے نقب لگا کر... فنا کرنا چاہا۔

دریا کی کٹائی نے قدیم زمانے کے مقامات میں سے ایک عمارت کو نمودار کیا۔ جو انقلاب زمانہ سے غرق زمین ہو گئی تھی۔ کیونکہ اسکی چوٹی اس وقت کی سطح زمین سے تیرہ فٹ کی گہرائی پر نمودار ہوئی۔

یہ عمارت دریا کے آگے نہ بڑھنے کی وجہ سے آدھی ظہور پذیر ہوئی اور آدھی کنارے کے سلسلے میں غرق رہی یہ عمارت تین فٹ برہنہ اور باقی زیر زمین ہے۔ کنارے پر دیکھنے والوں کو یہ عمارت دکھائی تو دیتی ہے لیکن جتنی ظاہر ہوئی ہے اس کا صرف نصف حصہ دکھائی دیتا ہے۔ باقی پانی میں چھپی ہے اور اس کا کچھ حصہ کنارے کی زمین میں مدفون ہے۔ اسکو معلوم کرنے والے لوگ کشتی پر سوار ہو کر یا تیر کر اس عمارت کا پورا فوٹو جا لیتے ہیں۔

اس عمارت کی اگلی طرف جس کا دیدار دریا

اور کشتی سوار اور تیراک سرتا ہے۔ ایک مورت ہے جو کہ بدھ کی ہے جسکو دیکھ کر قدیم زمانے کے لوگوں کی صنعت و حرفت کی کمالیت معلوم ہوتی ہے۔ اس مورت کے ارد گرد چوکور حاشیہ ہے۔ جسے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عمارت کا جو حصہ نظر آیا وہ اس کا بالائی حصہ ہے جو گنبد نما ہے۔ یہ عمارت زمین میں تقریباً ۵۰ یا ساٹھ فٹ غرق ہے۔

مورت کے دائیں طرف گول شکل کی عمارت بنی ہوئی ہے۔ جو اس وقت پانی میں نصف دائرہ کا تین فٹ اونچا چبوترہ سا معلوم دیتی ہے اور مورت کے بائیں طرف ½ ۱ فٹ اونچے بڑے بڑے سفید پتھر اور اینٹیں دکھائی دیتی ہیں۔ باقی جگہ پر مٹی اٹی ہوئی ہے۔ جو پتھر نظر آتے ہیں وہ مورت کی دائیں طرف کی ساخت کی طرح عمارت کی گولائی ظاہر نہیں کرتے۔ بلکہ چوکور نما پتھر ریخت لگے ہوئے دکھائی دیتے ہیں مورت کی دائیں طرف جو گولائی نظر آتی ہے وہ بڑی خوبصورت ہے۔ اور اچھی طرح دکھائی دیتی ہے۔ اس کا پتھر لال ہے اور محرابیں دیکھ کر سخت تعجب آتا ہے کہ کس قسم کی بنی ہوئی ہیں۔ یہ محرابیں آجکل کے برآمدوں کی نہیں ہیں۔ بلکہ زمانہ قدیم کی ساخت کی ہیں۔

الغرض اس دریا ستدھ نے ان قدیم زمانے کے لوگوں کی صنعت و حرفت و بت تکاری کو ننگا کر کے جن کا ذکر ہم تواریخوں میں پڑھتے رہے ہیں پھر ہند کی تہذیب و شائستگی کا ایک نمونہ دکھا دیا ہے۔ جو بدھ کے زمانہ کی یادگار ہے۔

از البرٹ جوزف۔ ضلع میانوال۔

ساتشاہی تھانہ میں جو کہ پٹی ضلع امرتسر کے نزدیک ایک ڈاکہ پڑا بیان کیا جاتا ہے کہ ڈاکوؤں نے پولیس کے ایک سپاہی کو اٹھا لا اور بندوقیں لے گئے۔

خبریں

دہلی ۲۹ ستمبر لالہ کدار ناتھ گو ئنکا سکریٹری مارواڑی ایسوسی ایشن اطلاع دیتے ہیں کہ مہارانا صاحب اودے پور نے حال ہی میں ریاست اودے پور کے اگروال باشندوں کے لئے اس امر کے امتناعی احکام جاری کئے ہیں کہ وہ اپنے شادی کے جلوسوں میں دولہا کے سر پر چھتر نہ لگائیں اور چونری نہ جھلائیں اس کے خلاف دہلی کی مارواڑی ایسوسی ایشن نہایت ادب کے ساتھ اظہار ناراضگی کرتی ہے۔ ساتھ ہی اس کے مہاراجہ صاحب نے چونکہ یہ اعلان بھی کیا ہے کہ برطانی ہندوستان اور راجپوتانہ کے اگروال یہ ثابت کردیں کہ ایسے موقعوں پر چھتر چونری کا استعمال ایک قدیم رسم ہے تو اس حکم پر نظرثانی کر کے اسے منسوخ کر دیا جائیگا۔ اس لئے یہ سبھا اُمید کرتی ہے کہ آل انڈیا مارواڑی اگروال مہا سبھا اور اسکی بے شمار شاخیں جو مختلف شہروں میں ہیں نیز تمام مقامات کے اگروال بھائی جہاں جہاں وہ کافی تعداد میں رہتے ہوں خواہ وہاں سبھا نہ بھی ہو تمام ہندوستان میں اس کے متعلق جلسے کر کے مہارانا صاحب سے درخواست کرینگے کہ وہ اس نامناسب و غیر ضروری ممانعت کو منسوخ کردیں۔ (بندے ماترم)

لندن ۲۶ ستمبر۔ رشید بے وزیر خارجہ ترکی نے ایک لندنی اخبار کے قائم مقام متعینہ جنیوا سے ایک انٹرویو کے دوران میں کہا کہ اگر ترکی اور انگلستان میں جنگ شروع ہو گئی تو اس کی ذمہ داری انگلستان پر ہوگی۔

رشید بے اس بات اڑا ہوا ہے کہ ترکی جب کی فوجیں ہر فوری ضرورت کے لئے تیار ہیں۔ کسی ہیگ یا ہیگ کورٹ کے کسی ایسے فیصلہ کو تسلیم کرنے پر رضامند نہیں جو موصل کو ترکی کے حوالے نہ کر دے

رشید بے یہ تجویز کرتا ہے کہ علاقہ متنازعہ سے فوجیں ہٹالی جائیں جس طرح علاقہ رائین سے ہٹائی گئی ہیں۔ ترکی علاقہ ولایاسے دست بردار ہونے کے تیار ہے اور اس طرح عراق عرب کو آب رسانی میں کوئی مشکل رونما نہ ہوگی۔ رشید بے نے کہا کہ میرے ملک کو بصرہ یا بغداد سے ہرگز کوئی واسطہ نہیں۔ آپ نے کہا ہم ترک یہ جانتے ہیں کہ یورپ میں برطانیہ ہمارا سب سے بڑا دوست ہے اور ایک صلح کل فیصلہ ہمیں اور بھی زیادہ دوست بنا دیگا۔ پہلے سیاسی فیصلہ جات ہو جانے چاہئیں اور ازاں بعد ہم تیل کے متعلق گفتگو کر سکتے ہیں۔ اور اگر ترکی اور انگلستان کسی فیصلہ پر پہنچ سکیں تو ہم انگلستان کو ترجیح دینگے۔ کیونکہ ذاتی طور پر ہمارے پاس تیل کے چشموں کی ترقی کے لئے کوئی سرمایہ نہیں۔

جب رشید بے سے ترکی پر بولشویکوں کے حملہ کے متعلق ذکر کیا گیا تو آپ مسکرا دیئے اور کہا کہ ہندوستان مصر اور مراکش میں جو تکالیف رونما ہو رہی ہیں اُن میں کوئی چیز ایسی نہیں جسے ترکی سے منسوب کر کے کہا جا سکے۔ آپ نے کہا ہم مذہبی جھگڑوں کے خلاف ہیں اور چاہے وہ کسی جگہ بھی ہوں ہم اُن کی مخالفت کرینگے۔ (ملا)

لندن ۲۷ ستمبر۔ مسٹر ایمرے کے واپس لندن آنے پر رائٹر کے نمائندہ نے آپ سے انٹرویو کیا مسٹر ایمرے نے ترکوں اور انگریزوں کے درمیان جنگ کے خیالات کو مذاق میں ٹال دیا اور کہا کہ برطانیہ اور ترکی نے اعلان کیا ہوا ہے کہ جب تک دسمبر میں کونسل میٹنگ نہیں ہوتی فریقین برسلز

لائن کو قائم رکھنے کا وعدہ کرتے ہیں۔ آپ نے ترکوں سے خوشگوار تعلقات رکھنے کی خواہش کو دہرایا۔ مگر عراق کے ٹرسٹی ہونے کی حیثیت سے برطانیہ ان لوگوں کو جن میں سے ۹۵ فیصدی غیر ترکی ہیں کسی غیر حکومت کے ہاتھوں میں نہیں دے سکتا۔

مسٹر امیرے نے کہا کہ لیگ سے اپیل کرنے سے پہلے برطانیہ نے ترکی سے دوستانہ مصالحت کرنے کی ہر ممکن کوشش کی تھی اور ہم اب بھی لیگ کے فیصلہ پر کاربند ہونے کو تیار ہوں۔ بشرطیکہ ترکی بھی اپنی رضامندی کا اظہار کر دے

(ر)

امرتسر، ۲ ستمبر۔ حسب معمول رام لیلا نہایت شان و شوکت سے منائی گئی اور عام طور پر امن و امان رہا۔ مگر ایک ایسا ناگوار حادثہ پیش آیا کہ جس سے سارے شہر کا امن و امان خطرہ میں پڑ گیا اور ایسی حالت پیدا ہونے کا اندیشہ ہو گیا جس کا تا بہ انسداد محال ہو جاتا۔

شری رام چندر جی کا سروپ برات میں شمولیت کی غرض سے جا رہا تھا کہ چوہڑ بانوالہ دروازہ کے قریب ایک مکان پر سے چنے کے دانوں اور پتھروں کی بارش شروع ہو گئی اور شری رام کے سروپ کی پشت پر پتھر لگے۔ حالت نہایت سنجیدہ صورت اختیار کر لیتی اگر وہ لوگ جو سروپ کے ساتھ تھے بردباری سے کام نہ لیتے۔ تاہم انہوں نے اس وقت تک آگے جانے سے انکار کیا تاوقتیکہ حفاظت کے لئے فوری انتظامات نہ کئے جائیں۔ دو پولیس والوں نے جو جلوس کے ساتھ تھے فوراً ایک ملزم کو گرفتار کر لیا۔ اہل کوتوالی نے نامہ و پیام کرنے میں بڑی سرعت سے کام لیا۔ یہ خبر آگ کی طرح پھیل گئی۔ اور آن واحد میں تمام گلی کوچے برافروختہ اور اس دیدہ دلیری سے ہراس زدہ ہندوؤں سے بھر گئے کئی ایک میونسپل کمشنر اور متعدد ہندو موقع پر تشریف لے گئے۔ پولیس سب انسپکٹر ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس اور مسٹر دولت رام مجسٹریٹ کی موجودگی نے فساد ہونے سے بچا لیا۔ انہوں نے ہندوؤں کو پر امن کیا اور انہیں اس بات پر رضامند کر لیا کہ وہ معاملہ ان کے ہاتھ میں چھوڑ دیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ملزم پر زیر دفعہ ۲۹۸ تعزیرات ہند اور ضابطہ فوجداری مقدمہ چلایا جائیگا۔

امسال جلوس میں ایک نیا اضافہ کیا گیا وہ یہ کہ رانا پرتاپ کی ایک فوج تیار کی گئی جو نہایت مضبوط آدمیوں پر مشتمل تھی اور راجپوتی آن بان لئے ہوئے تھی۔ تمام تماشائی اس کے گرویدہ تھے اور اس کی تعریف کر رہے تھے۔ اس کے علاوہ ایک فوج اور بھی تیار کی گئی جو مہابھارت کے زمانہ کو ظاہر کرتی تھی۔ (ر)

پیرس، ۲۷ ستمبر۔ بیروت کا ایک تار مظہر ہے کہ دروسی سویدہ سے پسپا ہو رہے ہیں اور راستہ میں تمام گاؤں جلاتے اور سلسلہ آب رسانی منقطع کرتے جا رہے ہیں۔ سویدہ کی تسخیر سے علاقہ میں عام طور پر اطمینان بخش صورت حالات پیدا ہو گئی ہے (ر)

پیکن، ۲۶ ستمبر۔ دریائے زرد کے جنوبی بند کے ٹوٹ جانے سے پانی بڑے زور سے بہہ رہا ہے ۱۸۸۴ء سے ایسی خوفناک طغیانی نہیں آئی۔ ڈیڑھ ہزار مربع میل میں پانی ہی پانی نظر آتا ہے۔ ۲۰ لاکھ انسانوں پر مصیبت نازل ہو رہی ہے۔ سینکڑوں آدمی غرقاب ہو گئے ہیں

(ر)

یونگ کرسچن ہائی سکول لودھیانہ

یہ بورڈنگ مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے بہت عرصے سے جاری ہے۔ مشن نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں اور چند ہندوستانی خواتین اس کی مدد کرتی ہیں۔ اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے خرچ خوراک لوئر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار ہے۔ کلاس فیس بحساب سرکاری شرح ہے متفرق اخراجات کے لئے عمر ماہوار فی طالب علم کتابوں اور سٹیشنری کی قیمت اس کے علاوہ ہے۔ بموجب نئے انتظام چالیس فیصدی غیر مسیحی طلبا بھی داخل ہو سکتے ہیں اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی۔ الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے علاوہ ازیں چرخنا عہ سے ۱لہ تک گردو گول عہ سے ۵عہ تک۔ مزید حالات پرنسپل صاحب ہیڈ ماسٹر صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے اور شہر سے تقریباً ایک میل باہر ایک پرفضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے۔ اس کے متعلق ہوادار بورڈنگ ہاؤس۔ خوشنما کھیل کا میدان۔ لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع تالاب اور عبادت کے لئے گرجا گھر جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیمیافتہ ہیں چند لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے لہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔

المشتہر:- پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ
ضلع گورداسپور

ساتھ سائنس اور فنون جدیدہ میں مہارت پیدا کی جائے۔

یہاں بہت سے طلبا فارغ التحصیل ہونے کے بعد یہ ضرورت محسوس کرتے ہیں کہ انہیں یورپ اور علی الخصوص برطانیہ کی مختلف یونیورسٹیوں کے متعلق صحیح واقفیت دستیاب ہو اور بلاشبہ ایسی واقفیت حاصل کئے بغیر وہاں کی کسی یونیورسٹی میں داخل ہونا نہایت مشکل ہے۔ ایسے طلبا کے استفادہ کے لئے جو ممالک غیر میں حصول تعلیم کے لئے یا کسی خاص علمی تحقیقات کے کام کے لئے جانا چاہیں پنجاب میں ایک مستقل انجمن قائم ہے جو دی پنجاب یونیورسٹی فارن انفورمیشن بیورو" کے نام سے موسوم ہے۔ اس کا دفتر یونیورسٹی ہال لاہور میں ہے۔ اور یہاں سے امریکہ۔ یورپ خاصکر برطانیہ کی مختلف یونیورسٹیوں کے تعلیمی نصاب۔ شرائط داخلہ۔ مصارف اور دیگر ضروری امور کے متعلق مستند واقفیت بہم پہنچائی جاتی ہے۔ امریکہ کی مختلف یونیورسٹیوں کے تعلیم نصابوں کے ضوابط و قواعد بہم پہنچانے کے متعلق بھی یہ انجمن خط و کتابت کر رہی ہے۔

فنون جدیدہ میں روزافزوں ترقی

انجمن مذکور کی سالانہ رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ سال ۵۵ نئے طلبا کو بیرونی یونیورسٹیوں کے متعلق مشورہ دیا گیا۔ جن مضامین کے متعلق طلبا کو واقفیت حاصل کرنا تھی اُن کا دائرہ کافی وسیع تو ہے۔ جس میں سنسکرت۔ عربی فارسی سے لیکر دندان سازی اور ہوائی جہازوں کے متعلق فن انجنیری وغیرہ شامل ہیں۔ ہم ذیل میں چند اعداد و شمار درج کرتے ہیں جو ناظرین کے لئے بصیرت افروز ثابت ہونگے۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ ہمارے طلبا کے نقطۂ نگاہ میں کس قدر بڑی تبدیلی واقع ہوگئی ہے۔ اور اب ٹیکنیکل آرٹ کی طرف ان کا رجحان کس قدر بڑھ رہا ہے۔

نام مضامین	تعداد درخواست کنندگان
آرٹس	۵
زراعت	۱۰
سول سروس	۱۱
دندان سازی	۴
میکینکل انجنیری	۲
برقی انجنیری	۴
سینٹری انجنیری	۱
ہوائی جہازوں کے متعلق انجنیری	۳
ڈاکٹری	۲۶
صیغہ پولیس	۱۲
صیغہ ڈاک	۱
مدرسی	۵

سال گذشتہ میں ۱۱ طلبا کو صاحب بائی کمشنر ہند (لندن) سے برقی پیغامات کے ذریعہ واقفیت بہم پہنچائی گئی۔ جن کا خرچ طلبا نے ادا کیا۔ ایک طالب علم قاہرہ کے جامع ازہر میں داخل ہونے کا متمنی تھا۔ وہاں اس کے داخلے کے بارہ میں باقاعدہ تدابیر اختیار کی گئیں اور اسے ضروری ضوابط و قواعد مہیا کئے گئے

مقروض ہندوستانی طلبا

انگلستان میں ہندوستانی طلبا کی امدادی انجمن ضرورتمند طلبا کو روپیہ قرض دیتی ہے۔ سکریٹری فارن انفورمیشن بیورو کو معلوم ہوا ہے کہ ۷ پنجابی طلبا اپنا قرض بیباق کئے بغیر پنجاب کو واپس آگئے ہیں۔ اس قرض کی مجموعی رقم ۴-۱۳-۱۰-۹۱ پونڈ تھی جس میں سے سکریٹری موصوف نے ۶۲۱ پونڈ طلبا مذکور سے وصول کرلئے اور باقی رقم کے لئے اُن سے ادائیگی کا وعدہ لے لیا۔ انجمن مذکور بلاشبہ پنجابی طلبا کے لئے نہایت مفید کام کر رہی ہے۔ اور جس طالب علم کو ممالک غیر کی یونیورسٹیوں کے متعلق واقفیت مطلوب ہو اُسے چاہئے کہ وہ سکریٹری پنجاب یونیورسٹی فارن انفورمیشن بیورو۔ لاہور سے خط و کتابت کرے۔

تمسکات پنجاب
۱۹۳۷ء

۱۔ پنجاب گورنمنٹ نے قرض کے لئے یہ کیوں اعلان شائع کیا ہے۔

تاکہ صوبہ پنجاب کی ترقی اس روپیہ سے ہو جو صوبہ پنجاب سے قرض لیا گیا ہے۔

۲۔ یہ قرض کیا ہے۔

پنجاب گورنمنٹ ایک کروڑ روپیہ قرض لیکر دریائے ستلج کے نشیب کے میدان پر اور اس میں نہریں جاری کرنے پر خرچ کرنا چاہتی ہے۔

۳۔ اس روپیہ کی ضمانت کیا ہے؟

پنجاب گورنمنٹ کی تمام آمدنی قرض کے لئے روپیہ کی ضمانت ہے۔

۴۔ سود کتنا ملیگا؟

۵ ۱/۲ فیصدی

۵۔ قرض کا روپیہ گورنمنٹ کی طرف سے قارض کو کب ملیگا؟

بارہ برس کے بعد۔ لیکن اگر قرض خواہ ستلج کے نشیبی میدان میں زمین خریدنا چاہے تو اس کے قرض کا روپیہ زمین کی قیمت میں یا اس کے کسی حصہ کی قیمت میں وصول کر لیا جائیگا۔

۶۔ اس قرض کا روپیہ دینے کے لئے کہاں درخواست کی جائے؟

روپیہ دینے کے لئے کسی خزانہ میں یا خزانہ ماتحت میں یا اُس کی کسی شاخ میں یا امپیریل بنک پنجاب میں جاؤ

۷۔ کس طرح روپیہ دینے کی درخواست کی جائے؟

مذکورہ بالا جگہوں میں جا کر قرض دینے کا فارم مانگ لو اُسے پُر کر کے یہ فارم اور روپیہ وہاں داخل کر دو۔

۸۔ سود کب سے ملنا شروع ہو جائیگا؟

اسی تاریخ سے جس تاریخ پر روپیہ قرض دیدیا تھا۔

۹۔ کس طرح قارض سود وصول کریگا۔

جس روز تم نے قرض کا روپیہ خزانہ میں داخل کر دیا اسی روز سے ۱۵ اکتوبر ۱۹۲۵ء تک کا سود تم کو ملجائیگا۔ اس کے بعد ششماہی پر سود ملا کریگا۔ پنجاب میں ہر ایک خزانہ ماتحت سے سود مل سکیگا جس سے آپ سود کے لئے درخواست کرینگے۔

۱۰۔ اس قرض کے لئے کب سے کب تک روپیہ دیا جا سکتا ہے۔

۱۲ ستمبر ۱۹۲۵ء تک۔ جب ایک کروڑ روپیہ گورنمنٹ کو قرض میں ملگیا اُسی وقت قرض لینا بند کیا جائیگا۔

۱۱۔ میں گورنمنٹ کو کیوں قرض دوں؟

کیونکہ روپیہ کی اعلیٰ ضمانت ہے اور اعلیٰ سود ملتا ہے کیونکہ مجھے یہ اختیار بھی ملتا ہے کہ جب چاہوں اسی وقت روپیہ کو زمین سے بدل سکتا ہوں۔ کیونکہ میں اپنے صوبہ کی ترقی کے لئے نیک شہری کے فرائض کو پورا کرتا ہوں۔

ماٹلس آئرونگ۔ سکرٹیری گورنمنٹ فائنینس ڈیپارٹمنٹ

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر ضرور تحریر فرمائیں +

پادری ڈبلیو۔ جے کلارک صاحب ایم۔ اے مینیجر نور افشاں ایمپرس روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پروپرائٹر چھپا +